

## سوال نمبر ۳

### محکمہ زنگاری

(دو دوستوں کے درمیان احترام استاد کے موضوع پر ماحکمہ)

احمد: السلام علیکم! ماحد کیا میں تمہارے ساتھ بیٹھ جاؤں؟

ماحد: وعلیکم السلام! آؤ اس میں بد چھپنے کی کیا ضرورت ہے۔

احمد: تم کچھ معروف نظر آتے ہو؟

ماحد: ارے نہیں بھائی! تمہارے استاد صاحب کا کام مکمل کر رہا تھا۔

احمد: دادا اعلیٰ ریاضی کے چند سوالات میں مجھے تیاری ضرور چاہیے۔

ماحد: لیکن تم تو کل کیسے رہے تھے کہ میرا زنگیاب مکمل ہے۔

احمد: ہاں کیا تو تھا مگر ریاضی کے استاد بس ایویں ہی پڑھاتے ہیں اور بے جا تھینکس کرتے ہیں۔

ماحد: تمہیں ایسا نہیں لینا چاہیے آخر وہ تمہارے استاد ہیں۔

احمد: تمہاری بات سچی سمجھ رہے مگر مجھے کوئی

ات اس بند کی سمجھ نہیں آتی۔

**ماحد:** واہ بھی خوب! اور کیا کرتے ہو تم ~~کچھ~~؟

**احمد:** میں تو سارا دن کلاس میں شور کرتے رہتا ہوں اور ذرا بھی کوجہ نہیں کرتا۔

**ماحد:** تم ایسا کیوں کرتے ہو کیا تمہیں اپنے اساتذہ کا ذنبہ اور مقام بھول گیا ہے۔

**احمد:** نہیں بھائی!

**ماحد:** مجھے بتا ہے کہ تمہیں تمہاری محبت نے لگاڑا ہے۔ اور استاد کا احترام سمجھ لے گئے پھر حضرت علیؓ نے فرمایا "جس نے مجھ ایک لفظ بھی سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا۔"

**احمد:** بھائی مجھے معاف کرنا میں غلطی کرتا تھا۔

**ماحد:** یار رکھنا ہے استاد کا درجہ روحانی مان باب کا ہے اور وہ قوم کا محسن ہوتا ہے۔

**احمد:** تم بالکل ~~بھولے~~ صحیح کہہ رہے ہو مجھ سے غلطی ہو گئی۔

**ماحد:** خوالہ سان استاد کی لوہیں کرتا ہے وہ دنیا میں بھی ذلیل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی۔

**احمد:** میں بہت شرمندہ ہوں تمہاری باتیں یار رکھو گا اور اپنے اساتذہ کی دل سے عزت کروں گا۔





# = اردو سبق کا خلاصہ =

## = عنوان: اور کوٹ =

### = مصنف کا نام: علامہ کاس

**خلاصہ:-** جنوری کی ایک سرد شام کو ایک خوش لباس لڑکوان ڈیلوس روڈ سے گزرتا ہوا مال روڈ پہنچا۔ وہ خاصا کشش آہل معلوم ہوتا تھا اس نے بادامی رنگ کا کوٹ سر پر ہیٹ اور گلے میں سلاک کا گلہ بند اور پاتھ میں بید کی چھڑی پکڑ رکھی تھی۔ جسے وہ منہ میں اتر گھٹائے لگتا تھا۔ سخت سردی کے باوجود وہ ہیٹ اٹھیاں سے چلے رہا تھا۔ کوئی تانکہ یا ٹکسی والا اس سے نہیں جانے کا یو چھتا کہ وہ ٹال دیتا۔ جوں جوں وہ چرنک لہراس کی طرف لڑکتا اس کی طبیعت کی نشوونما میں اضافہ ہوتے رگا راستے میں اس نے کاس پرچوں کو گھلنا دیکھا اور پھر میمنٹ کے بیچ لڑکتا گیا وہ سامنے سے گزرتے ہوئے تیر و لغ اور تماشت کے لوگوں کو دیکھا رہا مگر ٹکسی سے متاثر نہ ہوا لڑکوان کا اور کوٹ تھا کہ خاصا پرانا مگر صاف ستھرا تھا۔ اس پر سالٹ خام گئی کوئی چیز تک نہ تھی۔ لڑکوان نے سکریٹ خرید لہریا اور پیر مال روڈ کے قندیل پاتھ پر چلتے رگا۔ راستے میں ایک چھوٹے سے ٹک سال پیر کا اور لہریا لہریا کے ریکے دیکھے مگر انہیں واپس آنے کی جگہ لہریا رکھ دیا۔ وہ قالیچوں کی دکان پر بھی رگا اور دیاں سے اس کے مگر ایک برائے کالین کی قیمت پر چھٹی مگر



حریت پر بغیر باہر نکل آیا۔ اب وہ اپنی  
 لاکھڑی کپڑاؤں کے ساتھ منہ سے گزر  
 رہا تھا لیکن اس کی خوشی میں فرق  
 نہ آیا۔ اس نے اپنی جینوں کو دیکھا  
 مگر کسی سے متاثر نہ ہوا چلتے چلتے وہ  
 سڑک پار کرز لگا ابھی اس نے آدھی  
 سڑک پہنچ کر اس کی جیب سے ایک  
 چھری ایک لادی اسے بچل کر مٹا دیا  
 اور اس کی طرف نظر نہ کر کے  
 ہسپتال کے گئے ڈیوٹی پر موجود نرسوں  
 نے اسے سنگ مرمر کے منبر پر لٹایا  
 اور اس کے کپڑے اتار کر شروع کر دیے  
 مگر یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ لوگوں  
 نے اوپر لاکھڑی کے نیچے بیٹھا ہوا  
 بنیاں ماری ہیں رکھا تھا اور حکمدار  
 بڑے بولوں کے اندر دو ایک ایک جہاں  
 ہیں رکھی تھیں جن میں اس کی  
 مٹی ایڑیاں جھانک رہی تھیں۔ اس  
 وقت تک لوگوں کو لاکھڑی کا ہوا اس  
 کے اوپر کوٹ کی جیب سے سلا  
 لگھا ایک دو مال ساریف جمع ائے آدھا  
 یا ہوا سکریٹ ڈائری گٹر موڈ  
 دنگا لڈ کی مایانہ فہرست اور کچھ اشتیاق  
 رکھے لیکن افسوس کہ اس کی چھری  
 حارے میں ہیں لکھ گئی تھی۔

